بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

گذشتہ مہینہ کا ایک اہم واقعہ یہ ہے کہ ۲۳ مارچ کو ہمارے پڑوس میں "اسلامی جمہوریہ پاکستان" قائم ہوگیا۔ جمہوریہ کے معنی ہی یہ ہیں کہ وہاں حکومت کسی خاص ایک طبقہ یا گروہ کی نہیں ہوگی بلکہ سب اہل ملک کی ہوگی اور ملک کے ہر باشندہ کو بلا تفریق مذہب و ملت یکساں شہری حقوق حاصل ہوں گے۔ کسی کو کسی پر کوئی تفوق نہ ہوگا۔ اور قانون کی نگاہ میں سب کی حیثیت یکساں اور برابر ہوگی۔ اس جمہوریہ کو "اسلامی" کی صفت سے موصوف کرنے کے معنی یہ ہیں کہ پاکستان کی گورنمنٹ اور وہاں کے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ کو تسلیم کرلیا ہے اور اس بات کا اقرار کیا ہے کہ وہ اپنے ہر قول و عمل کے لئے خدا کے سامنے جواب دہ اور مسئول ہیں۔ اور ان کا جو قدم بھی اٹھے گا وہ اسی تصور اور اسی یقین کے ماتحت اٹھے گا۔ ایک جمہوریہ میں حکومت عوام کی ہوتی ہے اور عوام کے لئے ہوتی ہے وہ خود اپنی صواب دید سے ایک دستور بناتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کا عہد و پیمان کرتے ہیں۔ لیکن انسان جس طرح اپنی انفرادی زندگی میں اپنی خواہشات اور جذبات سے یکسر بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح اپنی جماعتی زندگی میں بھی وہ جماعتی عصبیت سے یکسر الگ تھلگ نہیں رہ سکتا اور اس بنا پر کوئی کام خواہ کتنی ہی نیک نیتی اور ایمانداری سے کیا جائے اس میں بہر حال غلطی اور نقص کا احتمال رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جمہوریتیں ایک مرتبہ اپنا دستور بنانے کے بعد اس میں وقتاً فوقتاً ترمیم و تنسیخ اور ردوبدل کرتی رہتی ہیں۔ لیکن جو خدا کا قانون ہے اس میں کوئی ردوبدل نہیں ہوسکتا اس کے علاوہ اپنے ہر عمل کے لئے خدا کے سامنے جواب دہ سمجھنے اور یقین کرنے کا طبعی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کے عمل میں زیادہ خلوص جوش اور استواری پیدا ہوجاتی ہے اور زندگی کے متعلق اس کا نقطۂ نظر زیادہ وسیع اور ہمہ گیر ہوجاتا ہے۔ اس بنا پر اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر ایک اسلامی جمہوریہ صحیح معنی میں اسلامی جمہوریہ ہو تو وہ اپنوں کے لئے بھی رحمت ہے اور پرایوں کے لئے بھی۔ اسلام کا بنیادی اصول زندگی یہ ہے کہ خود اپنے ساتھ انصاف کرو اور دوسروں کے ساتھ انصاف کرو۔ دنیا میں جب کبھی اور جہاں کہیں اس اصول پر عمل کیا گیا ہے زندگی باغ و بہار بن گئی ہے اور جب کبھی اس سے انحراف ہوا تو جس درجہ کا انحراف تھا اسی درجہ کی تباہی اور بربادی آئی ہے۔ اسلامی

تصورحیات کے ماتحت ایک شخص یہ عقیدہ رکھنے پر مجبور ہے کہ اگراس نے خدا کے کسی بندہ کے ساتھ ناانصافی کی یا اس کی حق تلفی کی ہے تو اگرچہ اس کی دولت وثروت اور طاقت وقوت کی وجہ سے یہاں کی حکومت۔ اور قانون ۔ عدالت اور پولیس اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے لیکن بحکم ”فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شراً یرہ“ خدائے احکم الحاکمین کو وہ کوئی جل نہ دے سکے گا اور اس کی پکڑ سے بچ کر کہیں پناہ نہ لے سکے گا۔ اسی تصورحیات اور اس کے پس منظر میں اسی عقیدۂ یوم آخرت کا یہ اثر تھا کہ محمد بن تغلق اور فیروز شاہ تغلق جیسے باجاہ وجلال بادشاہوں نے معمولی حیثیت کے ہندوؤں کے استغاثہ پر اپنے آپ کو بے تکلف قاضی کی عدالت میں جواب دہی کے لئے پیش کردیا اور قاضی کا فیصلہ ایک معمولی حیثیت کے انسان کی طرح بصد رضا ورغبت سنا اور اس کے آگے سرتسلیم خم کردیا ہے اور یہ ایک دو نہیں تاریخ میں اس طرح کے سینکڑوں واقعات ملیں گے۔

اسلامی جمہوریہ ہونے کی بنا پر پاکستان کی اقلیتیں پاکستان گورنمنٹ اور وہاں کی اکثریت کے ہاتھوں میں اللہ کی ایک امانت ہیں، اور پیغمبر اسلام صلی اللہ کے ارشاد ”کلکم مسئول عن رعیتہ“ کے مطابق ان کا یہ فرض ہے کہ ان اقلیتوں کے ساتھ صرف مساوات اور برابری کا نہیں بلکہ ایثار ۔ فیاضی اور کشادہ دلی کا معاملہ کریں۔ اسلام میں تالیف قلب کی بڑی اہمیت ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مولفۃ القلوب کو عام مسلمانوں سے زیادہ حصہ دیا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ غزوۂ حنین کے موقع پر انصار مدینہ کو اس پر کچھ شکایت ہوئی تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت غضب ناک ہوکر ایک تقریر کی اور اس میں آپ نے فرمایا کہ اے انصار تم تو مسلمان ہو۔ اسی لئے میں نے تم کو اسلام کے حوالے کردیا ہے۔ رہے یہ لوگ تو میں ان کی تالیف قلب (دلجوئی) کرتا ہوں۔ تم اس پر کیوں برا مانتے ہو“ بہرحال پاکستان نے اپنے متعلق ”اسلامی جمہوریہ“ کا اعلان کرکے ایک بہت بڑی ذمہ داری اپنے سر لی ہے آئندہ تاریخ بتائے گی کہ پاکستان نے اس اعلان کے ذریعہ اسلام کی آزمائش اور جانچ کا جو موقع دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس میں کہاں تک وہ اپنے حسن عمل وکردار سے اسلام کو نیک نام ثابت کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ ہمارا یہ پڑوسی ملک صحیح معنی میں اسلامیہ جمہوریہ ہو اور وہ اپنے عمل اور حسن اخلاق وبلند کردار کا ایسا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرے جو خدا ناشناس جمہوریتوں کے لئے لائق تقلید ہو اور جس سے دنیا میں انسانیت نوازی شرافت وحریت اور امن پسندی وصلح گستری کی اعلیٰ مثال قائم ہو۔

جمعہ جمعہ ابھی اسٹالن کو مرے ہوئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں کہ اس کی جھوٹی اور مصنوعی عظمت وبزرگی کی مردہ لاش کو خود اس کے ساتھیوں نے قبر سے اکھاڑ کر اسے برہنہ کرنا شروع کردیا ہے ابھی چند روز پہلے کوئی تصور بھی کرسکتا تھا کہ خود اسٹالن کے ملک میں اس کے پرانے دوست اور رفیق گھر کے بھیدی بن کر اٹھیں گے اور دنیا کے عظیم ترین انسان کی شہرت ونیکنامی کے لنکا کو ڈھا کر رہیں گے۔ انسانیت نوازی مساوات پسندی ۔ بے لوث خدمت بنی آدم۔